شاہ ولی اللہ کا فلسفہ

حصّہ اول

مصنف:۔ ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ

مترجم:۔ سید محمد سعید

باب ۴

الرسم (رواج)

معاشرتی رواج کا ضابطہ

ہر چار مرحلوں میں، ہر ارتفاق یا معاشرتی ارتقاء کی لازمی خصوصیات، بعض امور کی انجام دہی اور عملی نمونوں کے کردار کی مخصوص شکلوں میں واقع ہوتی ہیں۔ عمل کی شکلیں بتدریج معاشرہ کے ارکان کی کلّی منظوری یا حمایت حاصل کرتی ہیں جو متفقہ طور پر بطور نمونہ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ یہ اُن کے مقاصد کے حصول اور ضروریات کی تسکین میں امداد و معاونت کرتے ہیں اور اسی لئے یہ شکلیں عطا کی جاتی ہیں۔

معاشرہ کی کلّی حمایت کے تحت، کردار کی ایسی شکلیں، مفید معاشرتی رسم و رواج "الرسوم الصالحہ" یا کلّی روایات وسنن السائرہ میں فروغ پاتی ہیں تب وہ لوگوں کے معاشرتی ضابطہ میں شامل ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے معاشرتی روایت بن جاتی ہیں، لوگ معاشرتی روایات سے وابستہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ انہیں سہولت بخش اور مفید طریقے (ارتفاقات) عطا کرتی ہیں جو مقاصد یا معاشرتی سیرت کی ضروریات، معاشرتی ارتقاء کے عمل کے دوران ترقی

و فروغ پاتی ہیں کے حصول میں مدد دیتی ہے جب کہ ان کے بے قاعدہ اسباب، معاشرہ اور اس کے ترقی پذیر مقاصد کے لئے مضرت رساں اور خطرہ ثابت ہوتے ہیں ۔

رسوم و روایات کس طرح وجود میں آتی ہیں ؟

کوئی معاشرتی ضابطہ کسی فردِ واحد کی جد و جہد کا نتیجہ نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی یہ معاشرہ کی نسل واحد کی سرگرمیوں کا حاصل ہوتا ہے ۔ معاشرتی ضابطہ یا روایت ارتقار کے ایک بتدریج عمل سے وجود میں آتا ہے یہ لوگوں کی عقل کے پیدائشی رجحانات کے زیر ہدایت فروغ پاتا ہے اور یہ ضابطہ اُن کے ان کے مشاہدے و تجربے کے دوران آزمائش اور غلطیوں سے تشکل پاتا ہے اور دوسری رسم و روایات کی جگہ لے لیتا ہے اسی لئے کردار کی معاشرتی شکلوں کا ایک ترقی یافتہ ضابطہ، ترقی کے ایک طویل عرصہ کے دوران تعمیر ہوتا ہے اور بہترین شکلوں اور نمونوں کی نمائندگی کرتا ہے جو ان ضروریات کی تکمیل کرتا ہے جن کے لئے معاشرتی ادارے وجود میں لائے جاتے ہیں ۔

عناصر جو معاشرتی روایات و رسوم کو کسی برادری کے لوگوں کی کلی حمایت حاصل کرنے اور اُن کو بقا عطا کرنے کے لائق بناتے ہیں وہ ان کے مقاصد کی افادیت و کارآمدیت میں ہوتی ہے اور لوگوں کی ایک نسل کی یہ نااہلیت ہوتی ہے جو اسے اپنے لئے ایک ضابطہ کی تشکیل میں پیش آتی ہے ۔ بالخصوص یہ لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے جو اتنی عقل و صلاحیت نہیں رکھتی کہ اپنا ضابطۂ معاشرت خود تشکیل دے سکے ۔ اسی لئے یہ ذی عقل اور زیرک و دانا افراد کا کام ہوتا ہے کہ وہ ان روایات کی تشکیل کے لئے نمونے اور شکلیں فراہم کریں ۔

باقی ماندہ لوگ جو خود اپنا راستہ تلاش نہیں کر سکتے، محض ان نمونوں پر عمل کرتے ہیں اور اُن کے وفاداری و خلوص کے ساتھ پابند رہتے ہیں کیونکہ انہیں ایسا کرنے سے فائدہ پہنچتا ہے اور اُن پر عمل نہ کرنے سے انہیں نقصان ہوتا ہے ۔ سیرت، و کردار کے معاشرتی ضابطے اور نمونے معاشرہ کی ترقی کے ساتھ ابھرتے ہیں اور ترقی کرتے ہیں ۔ شاہ ولی اللہؒ نے اس پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ قدیم اور ترقی یافتہ دونوں قسم کے معاشروں میں

م و رواج کے نمونے اور شکلیں کس طرح وجود میں آتی ہیں، اور اس تفصیل کا جائزہ کی کتابوں سے لیا جا سکتا ہے۔

ترقی یافتہ معاشروں میں رسوم و روایات کی خصوصیات

ترقی یافتہ معاشروں میں رسوم و روایات، (الف) فطری طور پر خوب ترقی یافتہ ہوتی ہیں، جس کی وجہ سابقہ مشاہدہ کے اثرات ہیں۔ اور (ب) شائستہ تی ہیں 'رائے کلی' کی طرف گامزن ہوتی ہیں۔ اور یہ جمالیاتی صفات 'نظافت' کے ایک لم تر احساس سے شکل پاتی ہیں مثلاً شائستگی و عمدگی، جو بلند معیار زندگی کی طرف نمائی کرتی ہے وہ رسوم و روایات (ج) ان رجحانات اور مستحکم طبائع کے محرکات، سات اخلاقِ فاضلہ کے حامل ہوتے ہیں، کی تسکین کرتی ہیں اور (د) یہ ان طبائع کی یہ واعلیٰ ترقی و فروغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ (ھ) تاکہ معاشرتی بہبود کی ترقی و توسیع سکے۔

ان خصوصیات کی بنیاد پر بہت سی رسوم و روایات کا خاص مقصد، ترقی یافتہ شروں میں بالعموم سہ طرفہ ہوتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

۱۔ پست ضروریات کی تہذیب وارتفاع:۔

حیوانی پہلو کی ضروریات کی سرفرازی و بلندی، اس وقت ہوتی ہے کہ جب اعلیٰ طیف نقطہ ہائے نظر سے ان کی تسکین کی مخصوص تشکیل عمل میں لائی جائیں تاکہ اُن رویات کی تکمیل کی جا سکے جو اب غیر مہذب اور غیر شائستہ نہیں رہی ہیں۔ البتہ انات میں غیر مہذب و غیر شائستہ ہی نہیں لیکن ان کو رسم و رواج کی مختلف اشکال نظریات کے تنوع کے سائے میں چھپا دیا جاتا ہے اس لئے 'رواج' حیوانی ضروریات ملیل کے لئے حیوانی پہلو کے مقاصد کی اہمیت کے بغیر طریقے فراہم کر دیتے ہیں اور سانوں کو حیوانی سطح سے بلند کرنے کے لئے خدمت انجام دیتے ہیں۔

۲۔ معاشرہ کا ڈھانچہ مضبوط کرنے اور اس کے اتحاد کو سہارا دینے کے لئے سیمنٹ م کرنا، جو کہ عمارت کے مختلف حصوں کو برقرار رکھتی ہے، یہ دوسرا مقصد ہے جو رسوم

وروایات کی بدولت پورا ہوتا ہے۔ یہ ان ہی رسوم وروایات کا کمال ہے کہ معاشرہ کے ارکان کے درمیان خیرسگالی دوستی وغیرہ کے ذریعہ رابطہ قائم رہتا ہے۔

۳۔ تیسرا مقصد، متذکرہ خصوصیات اور مقاصد کا ذخیرہ محفوظ رکھتا ہے جو معاشرہ میں تیزتر تبدیلیوں کی بدولت، برباد اور منتشر ہو جاتے ہیں۔

یہ نکات شاہ ولی اللہؒ نے شادی کی تقاریب، رسوم و رواج سے مثالیں دے کر واضح کئے ہیں ان میں شادی کی دعوتیں اور دوسری خاندانی روایات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

رسوم و روایات کی اقسام | اب تک بیان کئے ہوئے نکات سے، راست باز کردار اور صحیح رواج کے نمونے سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ معاشرہ کے ارتقاء ترقی پاتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ ان کے فطری ارتقاء کی راہ میں کوئی غیرلطیف سبب یا حجاب واقع نہ ہو۔ کردار کی تشکیل کا لازمی مخرج، معاشرہ کے پاکباز و اعلیٰ ارکان کی ذات میں ہوتا ہے جیسے دانش ور اور پیغمبر ہوتے ہیں جو اعلیٰ ترین سیرت کے حامل ہوتے ہیں جس میں سات اخلاقِ فاضلہ اور دوسری اعلیٰ ترین صفات شامل ہوتی ہیں اور یہ عظیم انسان، معاشرہ کے حقیقی رہبر و رہنما ہوتے ہیں۔ "باقی ماندہ لوگ فطرتاً ان کی تقلید کرنے پر مجبور ہوتے ہیں"

اکثر اوقات گمراہ مزاج کے حامل افراد، شرارتی نوعیت کے رسم و رواج رائج کرتے ہیں، ان کے پیدائشی رجحانات کی وجہ سے جو نیکی کی روایات کے برعکس ہوتے ہیں معاشرہ کی بہبودی کو لازمی طور پر نقصان پہنچتا ہے شاہ ولی اللہ ان کو الرسوم الفاسدہ یا الرسوم الباطلہ یعنی خراب رسوم قرار دیتے ہیں۔ صحیح رسم و رواج کی نمایاں خصوصیات کا بیان کرنا کارآمد ہوگا تاکہ ان کو ان اقسام رسوم سے ممتاز کیا جا سکے جو ان کے برعکس ہوتی ہیں۔

صحیح روایت یا سنّت الراشدہ یا سنّت الصّالحۃ | صحیح روایت یہ ہے کہ جس میں رواج کا یہ طرفہ مقصد ہوتا ہے

جیساکہ پہلے ہی بیان کیا جاچکا ہے۔ یہ ترقی پذیر معاشرہ ادارہ کے اظہار کی ایک شکل بناتا ہے اور انسانی فطری طرزِ عمل کا تحفظ پیدا کرتا ہے جن کی باوصف طبائع کے فطری رجحانات سے مطابقت ہوتی ہے اور ہر فرد کے مزاج میں ہر پیدائشی باوصف صلاحیت کی ترقی کے لئے مکمل وسعت پیدا کرتا ہے۔ کوئی روایت یا رواج جو اِس معیار سے آجاتا ہے، اس حد تک صحیح روایت یا رواج نہیں ہوتا ہے۔ جہاں تک کہ وہ معیار سے گرجاتا ہے۔

غلط روایت یا تخریبی رواج (سنت الفاسدہ)

ہر صحیح روایت، معاشرہ اور افراد کے طبائع پر اچھے، اصلاحی اور ترقی پذیر اثرات قائم کرتی ہے۔ لیکن یہ محض اس قسم کی صحیح روایت کی خصوصیت ہے جس پر صحیح قسم کے لوگ ہی صحیح موقع و محل پر عمل کرتے ہیں۔ یہی رسوم اس وقت نقصان دہ اور تباہ کن ثابت ہوسکتے ہیں جب ان پر بے محل و بے موقع عمل کیا جائے۔ اسی طرح بے موقع اور مردہ رسوم، ایسے رسوم کے عنوانات کے تحت جاتی ہیں جو واقعتاً نقصان دہ اور شر بالعرض، ثابت ہوجاتی ہیں حالانکہ بنیادی طور پر وہ مفید ہوتی ہیں۔

نقصان دہ رسوم کے اِسی نظام میں بعض صحیح رسوم میں انتہاپسندی غلو اور مبالغہ اس حد تک ہوتا ہے کہ اُن میں اعتدالیت کی کمی اور غیر ضروری وابستگی، بعض دوسری اہم رسوم یا فرائض کو نظر انداز کرنے پر مجبور کردیتی ہے اور اس طرح سے صحیح رسم اپنے اثرات میں مضرت رساں بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، طرزِ عمل کے بعض نمونوں اور شکلوں یا کسبِ معاش کی بعض رسوم کا مشاہدہ لازمی اور درست ہوتا ہے لیکن کسبِ معاش میں انتہاپسندی و تعمق وانہماک فی المعاش، اور اس میں اس قدر معروفیت مضرت رساں ہے کیونکہ اس سے ایک شخص کی صحیح توجہ، ذہنی ترقی اور روحانی بہبود سے ہٹ جاتی ہے افراد کا ایک ایسا معاشرہ جس میں روحانی قدریں تلف ہوجاتی ہیں یقیناً تباہ ہوکر رہتا ہے۔

اسی طرح متخالف تصورات کو اپنانا بھی معاشرہ کے لئے تباہ کن ہوگا کیونکہ اُس کے لوگ اپنے کام اور کسبِ معاش سے گھبرانے لگیں گے، اِس کی ایک وجہ تو یہ

ہوتی ہے کہ وہ کھیل کود اور دوسری تفریحات مثلاً شراب نوشی، موسیقی کی محفلوں وغیرہ میں اس حد تک مگن رہتے ہیں کہ اُن کے کام پڑے رہتے ہیں یا پھر وہ دنیا کو چھوڑ کر روحانی ریاضتوں میں بہت زیادہ مصروف ہوجاتے ہیں ۔

قطعی مضر رسم اس قسم کی روایت صحیح رسم ورواج کے بالکل برعکس ہوتی ہے جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے صحیح رسم ورواج کے برخلاف قطعی مضرت رساں رسم، ایک گمراہ مزاج کے غیر فطری رجحانات کی تسکین کرتی ہے اور اس کے گمراہ کن محرکات یا خرابیوں کی تسکین کی شکلوں کو ڈھالتی ہے اسی لئے یہ رسوم انفرادی ارکان کے مزاج اور معاشرہ کی بہبودی و اتحاد پر براہِ راست خطرناک اور مضر اثرات ڈالتی ہے ۔

یہ رسوم، غالب حیوانی پہلو رکھنے والے گمراہ طبائع کے انسانوں کے ذریعہ وجود میں آتی ہیں جن کے فرشتہ صفت پہلو، اِن کے انفرادی مقاصد سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور وہ اعلیٰ تر مقاصد یا رائے کلی مثلاً معاشرہ کی بہبودی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ۔ اُن کے رسم ورواج میں (الف) اعمال سباعیہ، (قتل وغارت گری کی سرگرمیاں) کے نمونے مثلاً لوٹ مار، قتل و غارت گری وغیرہ ۔ (ب) اعمالِ شہویہ (جنسی جذبات اور دوسری حیاتیاتی ضروریات کی تسکین کی ناجائز شکلیں) مثلاً زنا بالجبر، اغلام بازی، زناں بازاری، یا (ج) اکساب خدع (ایسے کام جو بہبودی معاشرہ کے لئے مضرت رساں ہوتے ہیں) مثلاً اشیاء وسامان کے لین دین میں دھوکہ دہی، سود وغیرہ ۔

اگر ایسی مضرت رساں سرگرمیوں کو کچھ عرصہ تک جاری رکھا جائے، تو یہ حقیقتاً نمایاں رسوم ورواج کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور لوگ ان کو اختیار کر لیتے ہیں بالخصوص اگر گمراہ لوگوں کی معاشرہ میں بالا دستی قائم ہو جاتی ہے تو کمزور طبائع کے لوگ ان کی تقلید کرتے ہیں اور اُن کی حمایت کرتے ہیں ایسے لوگ نیک و بد دونوں قسم کے اثرات بآسانی قبول کر لیتے ہیں ۔

بہترین رسم

رسم کے بارے میں سابقہ بحث، اور شاہ ولی اللہ، اس کے بارے میں اپنی کتاب "البدور" میں جو کچھ کہتے ہیں کے پیش نظر، کردار کی بہترین شکلیں اور بہترین روایات وہ ہیں جو (الف) افراد کی پیدائشی صفاتی صلاحیتو کی ترقی سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کے معاشرتی پہلوؤں کی مختلف شکلوں کی ترقی سے تعلق رکھتی ہیں۔ (ب) وہ اپنے نفاذ میں وسیع تر ہوں اور تنگ نہ ہوں۔ (ج) وہ اتنے سخت نہ ہوں کہ ایک عمیق تفصیل کے دوران معمولی سی بے احتیاطی سے، ایک بہتر مقصد کے لئے بھی، ناقابل برداشت عام نامنظوری کی طرف رہنمائی کریں اور وہ فرد کے لئے بڑے نقصان کے موجب ہو جو ایک ایسی آزادی استعمال کرنا چاہتا ہو۔ انہیں اعتدال پسندی کے ساتھ، ایک طرز زندگی اپنانا چاہیئے یہ ایک ایسا معیار ہے جو پاکیزگی کے دونوں سروں، ایک آرام دہ طرز زندگی کے لطف اور رہبانیت کی خشک وشکل زندگی کے درمیان ایک بالکل منصفانہ درمیانی راستہ ہے۔

رسوم کی شکلوں میں اختلاف

صحیح روایت اسی وقت تک ایک موزوں اور کارآمد رسم "الرسم الصالح" رہتی ہے جب تک کہ وہ متذکرہ بالا مقصد کی تکمیل کرتی ہے لیکن کبھی کبھی حالات اور دوسرے اجزاء میں تبدیلی کی وجہ سے، یہ اپنے بنیادی مقصد کی تکمیل روک دیتی ہے یا افراد یا بحیثیت مجموعی معاشرہ کی بہبودی میں مداخلت کرتی ہے۔ تب یہی رسم، مضرت رساں "الرسم الطالح" بن جاتی ہے۔ یہ ایسی رسم میں اصلاح اور تبدیلی کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک ہی رسم کی مختلف شکلیں ایک ہی معاشرہ کی تاریخ میں ظاہر ہوتی ہیں جو ان اجزاء اور حالات میں تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہیں جو رسم کی بنیاد کی تشکیل کرتی ہیں۔ یہی اصول ایک ہی وقت اور ایک ہی مقام پر آباد مختلف معاشروں کی مختلف رسوم کی شکلوں کے اختلاف کے معاملہ میں واقع ہوتا ہے کیونکہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف حالات کے تحت، مختلف معاشرے آباد ہیں اور یہی حالات ایک ہی رسم کو ایک ہی شکل میں نافذ نہیں ہونے دیتے۔

واقعہ یہ ہے کہ تمام انسانیت "الانسان الکبیر" کی یکساں ضروریات ہوتی ہیں لیکن وہ ضروریات مختلف معاشروں میں تسکین کی مختلف شکلیں رکھتی ہیں جس کی وجہ ان کے مختلف طرزِ زندگی، حالات اور ارتقاء کے مرحلے ہیں۔ لہٰذا بالعموم یہی صورت حال ہوتی ہے کہ مختلف معاشروں کی صحیح رسوم کی مختلف شکلوں کے ذریعہ ایک اور یکساں مقصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

یہ اس حقیقت کی دلالت بھی ہے کہ کرۂ ارضی کے مختلف خطوں کے لوگ، زبان، لباس، واقعات کی تقریب وغیرہ میں اپنی مخصوص روایات کے حامل ہوتے ہیں اس طرح سے مختلف مملکتوں اور بعض خاندانوں کی مخصوص روایات و رسوم وجود میں آتی ہیں۔

رسوم و روایات کے اختلاف میں حصہ ادا کرنے والے اجزاء

شاہ ولی اللہؒ کے بیان سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ذیل کے اجزاء رسوم کے تنوع اور روایات کے اختلاف میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

(۱) **زمانہ اور وقت** ۔۔ ہر زمانے کی اپنی خصوصیات اور حالات ہوتے ہیں جو لوگوں کی تمام سابقہ تاریخ کی پیداوار ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ بحیثیت مجموعی انسانیت کی تاریخ اور اس کے معاشروں کا مقابلہ ایک انفرادی انسانی وجود سے کرتے ہیں جیسا کہ ایک فرد زندگی کے مختلف مرحلوں (مثلاً بچپن، نوجوانی، بڑھاپے) سے گزرتا ہے اور ہر مرحلہ میں کردار کے مختلف اصول اس پر حکمرانی کرتے ہیں۔ اسی طرح سے وقت کی تبدیلی کے ساتھ مختلف معاشروں پر حکمرانی کرنے والے اصول بھی تبدیل ہوجاتے ہیں۔" فی الواقعہ کارآمد رسوم کی شکلیں وقت اور لوگوں کے عام طرزِ عمل کے ساتھ مختلف و متنوع ہوجاتی ہیں۔

(۲) **مخصوص جغرافیائی حیثیت** ۔۔ یہ بھی لوگوں کی عادات و رسوم پر اثر انداز ہوتی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک ملک کی آب و ہوا اور دوسرے حالات، لوگوں کے طرزِ زندگی، اُن کا عام طرزِ عمل اور رسوم کو مخصوص انداز میں ڈھال دیتے ہیں۔ ان

کے علاوہ (۳) قوم، قبیلہ اور خاندان کی خصوصیات، رسوم و روایات کے اختلاف میں اپنا حصّہ ادا کرتی ہیں جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔

متذکرہ بالا اجزاء میں، ایک نہایت اہم جزو کا اضافہ کیا جا سکتا ہے جو کہ لوگوں کے رسوم کی شکلوں کو ڈھالنے میں ایک متحرک قوت کا کام کرتا ہے۔

(۴) لوگوں کا تصوّرِ حیات اور عقائد۔ وقتاً فوقتاً لوگوں کے خاص تصورِ حیات بدلتے رہے ہیں اور اِن کے ساتھ لوگوں کی عام رسوم اور عادات بھی تبدیل ہوتی رہی ہیں۔ لوگوں کی رسوم و عادات پر تصوّرِ حیات کا اثر مختلف مذاہب یا مذہبی اداروں کی مثالوں سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ستارہ پرستی کا مذہب، ملت النجامیئین، جن کا تمام نظامِ حیات اس تصوّر و عقیدہ پر قائم تھا کہ ستارے کرۂ ارض پر آباد انسانوں کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ملت سبائیہ (مذہب سحری) کا تصوّرِ حیات اور عقائد، عقول کی خصوصیات اور زندگی پر ان کے اثرات کے بارے میں ان کے مخصوص طرزِ زندگی میں جھلکتے ہیں۔ اور اسی طرح سے جو توحید کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اخلاص (خالص و پاکیزہ) کے حامل افراد ہیں، وہ خدا تک اپنی رسائی میں حسنِ نظر اور احسان کی صفات رکھتے ہیں اور وہ اپنے تصوّرِ حیات اور عقائد کے مطابق اپنے طرزِ زندگی کو ڈھالتے ہیں جس میں بے غرضی اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر شے پر غالب رہتی ہے۔

کوئی انسانی معاشرہ، رسوم، معاشرتی اداروں یا ایک ضابطہ رواج، جو اُن کے طرزِ زندگی پر حکمرانی کرتا ہے، کے بغیر وجود میں نہیں آسکتا۔

یہ مفروضہ شاہ ولی اللہ کے اس دعوے پر قائم ہے کہ انسانی معاشرہ، اپنا ضابطہ اور معاشرتی ادارے اپنی ضروریات، حالات اور دوسرے عام اجزاء کے مطابق لازمی طور پر فروغ دیتا ہے۔ ان کے طرزِ عمل کی اشکال اور تفصیل کی خصوصیات، جو ان معاشرتی اداروں وغیرہ کی تعمیر کرتی ہیں، انسانی معاشرہ سے فروغ پاتی ہیں اور اکثر اوقات پیغمبروں

کے الہام یا اعلیٰ تر وجدان کے ذریعہ، شعوری طور پر ان کو معاونت بھی حاصل ہوتی ہے حالانکہ حیوانات اور پرندے، اپنی جبلت کے طور پر اپنے طرزِ زندگی کے لئے راستہ پاتے ہیں۔

اس حقیقت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ادارے کی شکلوں کی تفصیل میں بھی انسانیت کی رہبری کی جاتی ہے اور یہ کہ ان کی رہبری کا مخرج، اُن کے پیدائشی مخصوص طبائع میں ہوتا ہے اور جیسے شاہ ولی اللہ کے مطابق اس حقیقت میں پایا جا سکتا ہے کہ کسی مستثنیٰ کے بغیر کوئی انسانی برادری کسی بھی ایسے معاشرتی اداروں کو فروغ دینے میں ناکام نہیں ہوئی جن کو عوام الناس کی حمایت و منظوری حاصل ہو۔

یہ صورت حال محض مہذب اقوام کے ساتھ نہیں ہے یہاں تک کہ انتہائی وحشی اقوام بھی کوہستانوں اور صحراؤں میں رہتے ہوئے، ادارہ کی ترقی یافتہ اشکال کو مقرر کئے بغیر، بعض رسوم رکھتی تھیں جو اُن کو اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی تھیں اور وہ بنیادی اداروں کی بعض تشکلیں اور یا وصف سیرت کی بعض صفات رکھتی تھیں جو اُن کے طرزِ عمل میں ظاہر ہوتی تھیں اگرچہ وہ کاملیت و استحکام کی حامل نہیں ہوتیں جو کہ مہذب معاشروں کی رسوم و روایات کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

معاشرتی اداروں کی طلب اور معاشرہ کی تشکیل و فروغ کی خواہش انسانی مزاج میں پیدائشی صفات ہیں وہ تمام انسانوں میں ہوتی ہیں خواہ وہ مہذب ہوں یا وحشی۔

اس بنیاد پر شاہ ولی اللہؒ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک انسانی نر فرد کو تہذیب سے بہت دور تن تنہا صحرا میں چھوڑ دیا جائے تو جب، ایک عورت سے اس کا واسطہ پڑتا ہے تو وہ لازمی طور پر اپنی پیدائشی طبائع کی خواہشات کی تکمیل کی خاطر ایک خاندان ہی کو پیدا کریں گے اور خاندان فی الواقعہ ان ہی اصولوں کی بنیاد پر ایک معاشرہ میں فروغ پاکر رہے گا جس پر تمام انسانیت کی ترقی ہوئی ہے۔

رسوم سے غفلت کون برتتا ہے؟ رسم و رواج حالانکہ اہم ہوتے ہیں لیکن صرف

دو اقسام کے افراد اِن سے غفلت برتتے ہیں :-

قسم اوّل :- جو خراب طبائع کے حامل ہوتے ہیں اور گمراہ ذہنوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر انہیں صحیح عادات و اطوار کے طرزِ عمل کے لیے تربیت نہ دی جائے یا اُن کی گرفت نہ کی جائے تو ایسے لوگ بلا وجہ فطری طور پر اپنی گمراہ تحریکوں کی تسکین کے لئے سرگرم رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے ذہن اس حقیقت سے باخبر ہوتے ہیں کہ رسوم کو توڑنا نقصان دہ ہے اور اس سے معاشرہ کے ارکان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اِسی قسم میں مشکوک اور جاہل لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو رسوم کے کارآمد ہونے سے انکار کرتے ہیں اور ان سے تعلق بھی ختم کر دیتے ہیں۔ ان کا قطع تعلق زبانی ہوتا ہے کیونکہ اپنی زبان سے رسم سے قطع تعلق کرنے کے باوجود وہ اپنی بہتری و بہبودی کے لئے کسی رسم اور معاشرتی ضابطے پر عمل کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں" رسم کی پابندی سے اُن کا انکار اور قطع تعلق اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو نظر، سماعت اور ادراک کی صلاحیتوں کے وجود سے انکار کر دے حالانکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ خود اِن صفات کا حامل ہوتا ہے اور اُن کا استعمال کرکے اُن کی خصوصیات کا اظہار کرتا ہے "

قسم دوم :- یہ حقیقی عقل و دانش اور قیادت کے لوگ ہوتے ہیں جو عقل میں مستحکم ہوتے ہیں اور فرشتہ خصلت پہلو رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ، ایک تسلیم شدہ معاشرتی رسم (الرسم المعاشی) سے دوسری رسم کی خاطر نفرت کا اظہار کرتے ہیں جو اُن کی رائے کے مطابق زیادہ موزوں اور بہتر ہوتی ہے اور وہ مروجہ رسم سے زیادہ رواج پانے کی اہلیت رکھتی ہے ایسی نئی رسم کی قدر و قیمت اور خوبی کا اندازہ درحقیقت وہی لوگ کرسکتے ہیں۔ جو اُن کو جلد یا بدیر عمل میں لاتے ہیں۔ اہلِ دانش اور باوصف لوگوں کا کسی رسم سے منکر ہونا معاشرہ کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گمراہ، جاہل اور مشکوک تصوّرات، معاشرہ میں نقصان اور بگاڑ ہی پیدا کرتے ہیں۔

تنظیم اور تربیت کی ضرورت | جیسا کہ باب اول میں بیان کیا جا چکا ہے کہ

بنی نوع انسان کی اکثریت کمزور اور خوابیدہ طبائع کی حامل ہے۔ اُن کی پیدائشی صلاحیتیں اُن کی پست تر یا حیوانی پہلو کی تحریکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے زیادہ مضبوط نہیں ہیں۔ اس لئے یہ لازمی ہے کہ ان طبائع کو اچھی طرح منظم ہونا چاہیئے اور ان کو ایسے طرزِ عمل سے بچنا چاہیئے جو معاشرہ کی بہتری و اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔

اِس کے علاوہ ایسے لوگ، اپنے خود کے مستحکم رُجحانات و میلانات کے بغیر طرزِ عمل کی اُن شکلوں، رسموں اور نمونوں کو اپنانے کی طرف میلان ظاہر کرتے ہیں جو اُن کو پرکشش معلوم ہوتے ہیں اور اُن کو تسکین دیتے ہیں۔ اِسی لئے اگر گمراہ طبائع کے لوگ غالب حیثیت میں ہوں تو وہ اپنے گمراہ محرکات کے مطابق خراب رسوم و روایات کو بروئے عمل لاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عام لوگ جو خوابیدہ طبائع کے حامل ہوتے ہیں اور اُن میں قوت امتیاز یا خود اعتمادی کا فقدان ہوتا ہے اِن رسوم کو اپنا لیتے ہیں جو اُن کی اور معاشرہ کی لازمی مکمل تباہی لاتے ہیں۔ اِسی لئے یہ لازمی ہے کہ حکومت کے سربراہوں کو گمراہ طبائع کے لوگوں کی سرگرمیوں کو کچلنا چاہیئے کہ "الرسم الصالح" کی بجائے کوئی "الرسم الطالح" (بُری رسم) نے جگہ تو نہیں لے لی ہے اور عام لوگوں کو صالح رسوم کی تربیت بھی دینا چاہیئے۔

(مسلسل)